بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

دُنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملون سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔

ان اللہ قد صرم لکم وقت مسیحہ وما تروہ من اذلة

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلة

چہ گویم با تو گر آئی بہ دار قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | دوا بینی۔ شفا بینی غرض دار الامان بینی

سلسلۃ الجدید جلد | جمعۃ المبارک | سلسلۃ القدیم جلد

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ

والیان ریاست	سے
معاونین	عسے
برضائے	صہ
خود	سے

عام قیمت

	قیمت پیشگی	مابعد
سالانہ	عہ	سے
شش ماہی	عہ	عہ ۱۰
سہ ماہی	۱۲	۱۴
یک ماہ	۵	۶
فی پرچہ	۱	۲

نمونہ کا پرچہ ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیجا جائے گا۔ پیشگی قیمت درخواست کے ساتھ بذریعہ منی آرڈر یا پہلا پرچہ بذریعہ وی پی وصول ہونی چاہیے۔

باقی صورتون مین قیمت مابعد کے حساب سے محسوب ہوگی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادہ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب ہر سیرے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ما ست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ما ست

از ملائک و از خبرہائے معاد — ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اندر است — منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ما ست — ہر کہ انکارے کند از اشقیا است

نیکیم دوری از آن عالیجناب — نزد ما کفر است خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشون کیوقت انکا مغلوب نہیں ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانون کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا مین اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ مین تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا۔ بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے۔ اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا۔ اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا۔ کہ اس کی نظیر دنیوی رشتون اور تعلقون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کی تازہ وحی

۱۳- نومبر ۱۹۰۵ء- انک باعیننا سمیتک المتوکل-

۱۴- نومبر ۱۹۰۵ء- ایک کاغذ دکھایا گیا- جس پر عربی عبارت میں ایمان کے اقسام لکھے ہوئے ہیں- وہ عبارت یاد نہیں رہی- مگر اس کا مطلب غالباً یہ تھا- کہ ایمان چار قسم ہے- ایک روایتی ایمان- دوسرا وہ جو بصیرۃ سے حاصل ہوتا ہے- تیسرا حالی ایمان- چوتھا- استغراقی جو محویت سے حاصل ہوتا ہے-

۱۵- نومبر ۱۹۰۵ء- وحی ہوئی "زندگیوں کا خاتمہ"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

لنگر خانہ کی آمد

یہ چند سطریں میں آپ کی خدمت میں حضرت امام علیہ السلام کے ارشاد کے مطابق لکھتا ہوں- لنگر خانہ کی آمد کی کمی بسا اوقات باعث تشویش ہوتی ہے- اس سے دو تین سال پہلے جب حضرت اقدس نے خود ایک اشتہار بعنوان لنگر خانہ کے انتظام کے لئے شائع فرمایا تھا- تو اس وقت بھی یہی تکلیف پیش آئی تھی- اب خرچ تو اس وقت سے ڈیوڑھا ہو گیا ہے یعنی اُسوقت آٹھ سو روپیہ ماہوار تھا تو اسوقت بارہ سو روپیہ ماہوار ہو گیا ہے- اور آمد کی یہ حالت ہے- کہ دن بدن کم ہوتے ہوتے ان دنوں میں خصوصاً بہت ہی تنزل کی حالت میں ہے اور حضور کی اوقات گرامی جو ایسی تشویشوں سے خالی ہونی چاہیئے- اُن میں یہ باتیں مخل ہو جاتی ہیں- میں اُمید نہیں کرتا کہ کوئی اس سلسلہ کا مخلص اس بات کو گوارا کر سکیگا- کہ حضور کو یہ تکلیف تشویش میں ڈالنے والی ہو اگرچہ یہ سارا انتظام تو کلاً علی اللہ ہی ہو رہا ہے- مگر تاہم یہ ضروری معلوم ہوتا ہے- کہ کوئی ایسا انتظام کیا جائے جیسا حضور نے پہلے ہی ایک دفعہ اشتہار دیا تھا- اس اشتہار میں حضرت اقدس نے یہ تحریر فرمایا تھا کہ "ان لوگوں کے ساتھ جو مرید کہلاتے ہیں- میں آخری فیصلہ کرتا ہوں- مجھے خدا نے بتلایا ہے- کہ میرا انہیں سے پیوند ہے- یعنی وہی خدا کے دفتر میں مرید ہیں- جو اعانت اور نصرت میں مشغول ہیں ... سو ہر ایک شخص کو چاہیئے- کہ اس نئے انتظام کے بعد سے میرے عہد کر کے اپنی خاص تحریر سے اطلاع دے- کہ وہ ایک فرض حتمی کے طور پر اسقدر چندہ ماہواری بھیج سکتا ہے ... گو ایک پیسہ ماہواری ہو اور جو شخص کچھ بھی مقرر نہیں کرتا- اور نہ جسمانی طور پر اس سلسلہ کے لئے کچھ بھی مدد دے سکتا ہے وہ منافق ہے اب اس کے بعد وہ سلسلہ میں نہیں رہیگا ..... اور اس کے بعد کوئی معذور اور اپر داجو انقصار میں داخل نہیں اس سلسلہ میں ہرگز نہیں رہیگا"

تین طرح سے موجودہ آمد میں ترقی کی صورۃ ہو سکتی ہے اور اُمید ہے کہ مخلص احباب ان تینوں طریق پر پوری سعی فرمائیں گے اوّل- فہرست چندہ ہائے جو اسوقت موجود ہے- دفتر میں ہے اس میں چندہ دہندگان کا نام موجود ہے- اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بکثرت احباب ایسے ہیں- جنکو ابھی تک حضرت اقدس کے ارشاد کا پورا علم نہیں ہوا یا انہوں نے ٹھیک طرح سے اسکو سمجھا نہیں- پس جہاں جہاں کسی دوست کو احمدی احباب کا پتہ معلوم ہے- جو ابھی تک چندہ دہندگان میں شامل نہیں- وہ انکو شامل کرنے کی کوشش کریں اور انکو حضرۃ اقدس کے اس منشاء سے پوری طرح سے آگاہ کریں اور انمیں ایک مستعد آدمی کو مقرر کریں- جو باقاعدہ چندہ وصول کر کے ماہوار بھیجدیا کرے- دوئم- اس فہرست میں اکثر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گھر میں سے ایک آدمی کو چندہ دینے والا مقرر کر لیا گیا ہے اور باقی افراد عورتیں ہوں- یا لڑکے لڑکیاں وہ اس فرض سے سبکدوش سمجھے گئے ہیں- حالانکہ یہ فرض کفایہ نہیں- بلکہ حضرت اقدس کے یہ لفظ ہیں کہ ہر ایک شخص کو جو اپنے آپ کو اس سلسلہ میں سمجھتا ہے خواہ وہ مرد ہے یا عورت یا لڑکا الگ الگ چندہ دینا چاہیئے اور کوئی اس حکم سے مستثنیٰ نہیں- کیا یہ تعجب کی بات نہیں کہ دو لاکھ سے بھی زیادہ مریدوں میں سے جو سلسلہ بیعت میں داخل ہو چکے ہوں صرف دو ہزار چندہ دینے والے ہوں گویا بحساب اوسط سو سے بھی زیادہ بیعت کرنیوالوں میں سے صرف ایک چندہ دینے والا ہوا اور پھر جیسا کہ مردوں کو اس اعانت میں حصہ لینا چاہیئے- عورتیں کیوں الگ رہیں اور ایسے ہی گھر کے دوسرے افراد سب کے سب شامل ہونے چاہیئے صرف احاطہ بمبئی میں ۱۹۰۱ء کی مردم شماری میں سرکاری رپورٹ سے ظاہر ہے کہ ۱۱۰۸۷ احمدی تھے اگر یہ کل احمدی فی کس ایک پیسہ ماہوار کے حساب سے بھی چندہ دیں تو پونے دو سو روپیہ ماہوار چندہ اس حساب سے آنا چاہیئے حالانکہ اب تعداد اور بھی بڑھی ہوئی ہے- اسی طرح پر ہر جگہ اگر ہر شخص جو احمدی کہلاتا ہے- چندہ اپنے اوپر فرض کرلے خواہ مرد ہو یا عورت تو ایک ایک پیسہ بھی دیں تو لنگر خانہ کا انتظام باسانی چل سکتا ہے پس سب سے زیادہ زور دینے کے قابل یہی دو باتیں ہیں- کہ اول تو جہاں حضرت اقدس ؑ کے ارشاد کی پوری طرح خبر نہیں وہاں تو خبر پہنچا کر ان لوگوں کو ماہوار مستقل اعانت پر آمادہ کیا جائے- اور اپنے اپنے گھروں میں عورتوں اور بچوں کو بھی اسمیں شریک کیا جاوے اور فہرست چندہ میں جو کچھ ان کا چندہ ہو خواہ وہ ایک پیسہ ہو یا دھیلہ الگ دکھایا جاوے بلکہ چھوٹے چھوٹے بچوں کو بھی بہ نیت حصول ثواب اس میں شامل کر لیا جاوے- سوئم- تیسری تجویز یہ ہے کہ جو صاحب آمدنی کا ذریعہ رکھتے ہیں وہ اپنے اپنے چندہ کو بڑھا دیں- ان کے تھوڑا تھوڑا بڑھانے سے مجموعی آمد میں بہت بڑی ترقی ہو سکتی ہے- مجھے کئی دفعہ خیال آیا ہے کہ احباب اگر اپنی آمد کا دسواں حصہ خالص سلسلہ کی ضروریات کیلئے الگ کر دیا کریں تو یہ کوئی بڑی بات نہیں- ہاں ایسا ہو سکتا ہے کہ جن احباب کی آمدنی مثلاً دس روپیہ ماہوار سے بھی کم ہے وہ حسب استطاعۃ دسویں حصہ سے بھی کم دیدیا کریں- اور جن کی آمدنی سو روپیہ ماہوار سے زیادہ ہے- وہ حسب استطاعۃ زیادہ دیدیا کریں آخر جو عہد بیعت کے وقت کیا جاتا ہے- اس کو بھی تو کسی قدر پیش نظر رکھنا چاہیئے- دین کو دنیا پر مقدم کرنا سہل امر نہیں مگر جہاں تک ہو سکے- دین کے لئے دن بدن قدم آگے تو رکھنا چاہیئے- میری غرض یہ ہے- کہ دسواں حصہ صرف ضروریات سلسلہ کے لئے دیا جاوے جسمیں لنگر خانہ اور مدرسہ اور اشاعت کا کام شامل ہیں- یہی سلسلہ کی اصل اور بڑی شاخیں اور مقدم ضرورتیں ہیں- اخباروں اور کتابوں کی قیمت ایک الگ چیز ہے- کیونکہ وہ معاوضہ میں دیجاتی ہے اور ان ضروریات میں بھی لنگر خانہ سب سے مقدم ہے- کیونکہ اس کے اخراجات بہ نسبت دوسری شاخوں کے بہت زیادہ ہیں-

زکوٰۃ- ان باتوں کے علاوہ ایک اور ضروری عرض ہے اور وہ بھی میں بایماء حضرت امام علیہ السلام ہی کرتا ہوں- اور وہ ہے زکوٰۃ کے متعلق- اسی اشتہار متعلق لنگر خانہ میں جس کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے حضرت اقدس ؑ نے اخیر پر یہ بھی تحریر فرمایا تھا- کہ "یہ بھی واضح رہے کہ صدقات اور زکوٰۃ اور اس طرح کی ہر مد کا روپیہ بھی یہاں آنا چاہیئے" مگر اس کی طرف بہت ہی کم میں کہہ سکتا ہوں شاذ و نادر احباب نے توجہ کی ہے جس دن حضور علیہ السلام نے لنگر خانہ کے متعلق تحریک کے لئے حکم دیا- اسی دن میں نے یہ بھی عرض کیا تھا اور یہ بعض احباب سیالکوٹ و لاہور کی تحریک سے تھا- کہ زکوٰۃ کا روپیہ اکثر لوگ یا تو شاید الگ کر کے نکالتے ہی نہیں اور یا نکالتے ہیں تو اپنی اپنی جگہ پر مناسب موقعہ پر خرچ کر لیتے ہیں جس پر آپ نے فرمایا- کہ زکوٰۃ کا روپیہ بھی سب یہاں آنا چاہیئے پھر یہاں حسب ضرورت خرچ ہونا چاہیئے- اوّل تو زکوٰۃ دی بہت کم جاتی ہے حالانکہ بہت گھر ایسے ہوتے ہیں جہاں اگر نقد مال جمع نہ ہو تو کم از کم زیور ضرور اسقدر مالیت کا ہوتا ہے جس پر زکوٰۃ ضروری ہے- اور اس طرف توجہ اس لئے نہیں ہوتی کہ زکوٰۃ کا فنڈ الگ جمع نہیں ہوتا ورنہ اگر یہ روپیہ سب یکجا جمع کیا جاوے تو خود تحریک کا باعث ہوتا ہے دوم زکوٰۃ آنحضرت صلعم کے زمانے میں ہمیشہ ایک جگہ جمع ہوتی رہی اور کبھی اجازت نہ تھی کہ ہر شخص جہاں چاہے اسے خرچ کرلے- لیکن ابھی وہی صورت ہونی چاہیئے یہی حضرت مولوی نورالدین صاحب نے بھی ایک استفسار پر فرمایا تھا پس نہایت ضروری ہے کہ آئندہ زکوٰۃ کا کل روپیہ ایک جگہ قادیان میں جمع ہو اور یہ روپیہ حضرت مولوی نورالدین صاحب کے پاس جمع ہوگا مگر بھیجنے والے صرف اس پتہ پر بھیجیں- "امین زکوٰۃ فنڈ قادیان" تا کہ یہ روپیہ الگ کا الگ جمع ہوتا رہے- اس کا سارا حساب کتاب الگ ہوگا

۱۳- نومبر ۱۹۰۵ء

اور یاد رہے کہ زکوٰۃ کا روپیہ مخصوص ہو کر الگ فنڈ زکوٰۃ میں آنا چاہیئے- اور اس کا تعلق کسی دوسرے کسی چندہ یا مد سے کچھ نہیں- پھر بموجب ارشاد حضرت اقدس اسکو مناسب موقعہ پر خرچ کیا جاویگا- خاکسار محمد علی از قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سفر ہلدود

استقامت ۲۷ - اکتوبر ۱۹۰۵ء - ایک شخص نے بیعت کی - فرمایا - خدا تعالیٰ ثابت قدم رکھے - ثابت قدمی خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے حاصل ہو سکتی ہے - جب تک استقامت نہ ہو بیعت بھی ناتمام ہے - انسان جب خدا کی طرف قدم اٹھاتا ہے تو راستہ میں بہت سی بلاؤں اور طوفانوں کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے - جب تک اُن میں سے انسان گذر نہ لے - منزل مقصود کو پہنچ نہیں سکتا - امن کی حالت میں استقامت کا پتہ نہیں لگ سکتا - کیونکہ امن اور آرام کے وقت تو ہر ایک شخص خوش رہتا ہے - اور دوست بننے کو طیار ہے - مستقیم وہ ہے - کہ سب بلاؤں کو برداشت کرے

طول امل مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم کی موت کو دیکھو - اور اس پر غور کرو - کہ بڑے عبرت کی جگہ ہے - کس طرح ناگہانی موت ان پر وارد ہوئی - ہر ایک شخص کو سمجھنا چاہیئے - کہ یہ دن کسی وقت آنیوالا ہے سب کو اس کے واسطے طیار رہنا چاہیئے - ان باتوں کا تصور اور مطالعہ انسان کو سچا مومن بنا دیتا ہے - جب انسان دنیا کی طرف جھکتا ہے - اور بہت امور کو اپنے گلے ڈال لیتا ہے - تو ایک طول امل پیدا ہو جاتا ہے - طول امل سے ہی سب خرابیاں پیدا ہوتی ہیں - جو شخص عمر کو لمبا سمجھتا ہے - اور بڑی بڑی امیدیں کرتا ہے - اور کہتا ہے کہ یہ کرونگا - وہ کرونگا - اس کے واسطے دل کی پاکیزگی کا حصول مشکل ہے - مومن کو چاہیئے - کہ رات کو سوئے اور صبح اُٹھنے کی اُمید نہ کرے - اور صبح اُٹھے - تو رات تک زندگی کی اُمید نہ رکھے - سب سے اعلےٰ اور آخری بات یہ ہے - کہ دل کی پاکیزگی حاصل ہو - جب خدا کسی پر فضل کرتا ہے - تو دل کی پاکیزگی اس کو عطا کرتا ہے - بغیر فضل الٰہی کے دل کی پاکیزگی حاصل نہیں ہو سکتی - اول بات یہ ہے - کہ طول امل جاتا رہے - تب انسان تسلی پکڑتا ہے - جب انسان دن بھر ناجائز وسائل اختیار کرتا ہے اور دنیا کملانے کے پیچھے پڑا رہتا ہے - تو دل ناپاک ہو جاتا ہے - مگر موت سے زیادہ اور کوئی واعظ نہیں - یہی بڑا واعظ ہے -

جذب اٹاوہ کے دوست سید صادق حسین صاحب اور دیگر دوست اس جگہ کے مخاطب تھے - فرمایا - اگر ایک آدمی بھی متقی اور صالح کسی مقام پر ہو جو اشاعت حق کے لئے پورا جوش رکھتا ہو - تو خدا تعالیٰ اس میں قوت جاذبہ پیدا کر دیتا ہے - اور وہ ایک جماعت بنا ہی لیتا ہے - کیونکہ مومن کبھی اکیلا نہیں رہ سکتا - یہ نہیں کہ صرف معجزات کے ذریعہ سے ہی لوگوں پر حجت پوری کی جاتی ہے - بلکہ مومن میں اللہ تعالیٰ نے ایک قوت جذب رکھی ہے - سعید لوگ اس کی طرف کھینچے جاتے ہیں اور غیر سعید لوگ بھی سلسلہ حقہ کی خدمت میں لگائے جاتے ہیں - ان کے سپرد یہ خدمت کی جاتی ہے - کہ سلسلہ حقہ کی مخالفت میں شور و غوغا مچا کر اس کی تشہیر کریں اور اس کی تبلیغ کو دور تک پہنچاویں - مومن میں قوت جاذبہ ضرور ہوتی ہے جب میں براہین لکھتا تھا - تو یہ الہام ہوا تھا - کہ ہر ایک دور کے راہ لوگ تیرے پاس آئیں گے - اس وقت ایک آدمی بھی میرے ساتھ نہ تھا - اور یہ کتاب وہ ہے جو ہر ایک فرقہ عیسائی - ہندو - برہمو - آریہ اور سب مخالفین کے پاس ہے - مولوی محمد حسین نے اس پر بڑا ریویو لکھا تھا - کوئی نہیں کہہ سکتا کہ یہ پیشگوئیاں ہم نے بنائی ہیں - یا ایسے زمانے میں لکھی گئی تھی - کہ لوگ آیا جایا کرتے تھے - ایسے وقت میں یہ الہامات شائع ہوئے اور یہ کئی ایک زبانوں میں عربی - فارسی - اردو - انگریزی عبرانی - سب زبانوں میں الہامات ہوئے - یہ اس لئے ہوا - کہ ہر ایک زبان گواہ رہے - اور اس کتاب کی عظمت ہو - اور اس میں یہ بھی ایک راز معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک زبان کے لوگ گواہ ہوں گے - اور اس جماعت میں داخل ہوں گے -

اگر دنیا میں یہ باتیں انسان اپنی طاقت سے بنا سکتا تو اس کی نظیر کہاں ہے - اگر یہ ہو سکتا اور انسان کر سکتا - تو تمام انبیاء کی پیشگوئیاں اور خوارق ایک شبہ میں پڑ جاتیں - مگر بات یہ ہے - کہ ابتلاؤں کا آنا ضروری ہے - ہر نبی کے وقت میں ابتلا آئے - اور اب بھی وہی سنت اللہ جاری ہے - مجدد صاحب نے بھی ایک مکتوب میں لکھا ہے - کہ جب مسیح آئیگا - تو علماء اس کا مقابلہ کریں گے اور اس کی تکذیب کریں گے -

صبر فرمایا - صبر بڑا جوہر ہے - جو شخص صبر کرنے والا ہوتا ہے اور غصے سے بھر کر نہیں بولتا - اس کی تقریر اپنی نہیں ہوتی - بلکہ خدا اس سے تقریر کراتا ہے - جماعت کو چاہیئے - کہ صبر سے کام لے اور مخالفین کی سختی پر سختی نہ کرے - اور گالیوں کے عوض میں گالی نہ دے - جو شخص ہمارا مکذب ہے - اس پر لازم نہیں کہ وہ ادب کے ساتھ بولے اس کے نمونے آنحضرت کی زندگی میں بھی بہت پائے جاتے ہیں - صبر جیسی کوئی شے نہیں - مگر صبر کرنا بڑا مشکل ہے - اللہ تعالیٰ اس کی تائید کرتا ہے - جو صبر سے کام لے - دہلی کی سرزمین سخت ہے - تاہم سب یکساں نہیں - کئی آدمی مخفی ہوں گے جب وقت آئے گا - تو وہ خود سمجھ لیں گے - عرب بہت سخت ملک تھا - وہ بھی سیدھا ہو گیا - دہلی تو ایسی سخت نہیں - ہم - اس کو پسند نہیں کرتا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی پر حملہ کریں - یا اخلاق کے برخلاف کوئی کام کریں - خدا تعالیٰ بُردباری کا حکم دیتا ہے - اور اسی کے مطابق کرنا چاہیئے خدا تعالیٰ کے الہامات کی تفہیم بھی یہی ہے - کہ بردباری کریں ہمارے پاس کوئی ایسا شربت نہیں - کہ فوراً کسی کے ہاتھ پر ڈال دیں - ابھی تو بعض ملنے والے بھی ایسے ہیں کہ وہ پورا یقین نہیں کرتے - بلکہ وساوس کی قے کرتے ہیں - تاہم کمزوروں پر رحم کرنا چاہیئے - اور ہر ایک کو یہ خیال کرنا چاہیئے - کہ میں جب نیا تھا - تو میرا حال بھی ایسا ہی کمزوری کا تھا - شیطان ہر ایک کے ساتھ لگا ہوا ہے - رفتہ رفتہ سکینت کی نعمت حاصل ہوتی ہے - کیونکہ گذشتہ معاصی کا زہر نیش زنی کرتا رہتا ہے - کوئی سہل امر نہیں کہ یکدفعہ یہ سارا زہر نکل جائے - رفتہ رفتہ خدا کی رحمت دستگیر ہوتی ہے - بیمار تندرست ہوتا ہے - تو نکاہت باقی رہتی ہے - اور نکاہت کے لوازم میں سے ہے - کہ انسان کسی وقت گر جائے - بلکہ بعض دفعہ مرض عود کر آتی ہے مومن ولی ہوتا ہے - مگر اس نعمت کا حاصل ہونا مشکل ہے اسی واسطے کہا گیا ہے - کہ آمنّا نہ کہو - بلکہ اسلمنا کہو -

مسیح موعود کو ماننے کی ضرورت ۲۰ - اکتوبر ۱۹۰۵ء - روز جمعہ - حضرت کی خدمت میں آج پھر ایک سوال پیش ہوا - کہ جب ہم لوگ نماز پڑھتے ہیں روزہ رکھتے ہیں اور شریعت کے دیگر امور کی پیروی کرتے ہیں - تو صرف آپ کو نہ ماننے کے سبب کیا حرج ہو سکتا ہے - حضرت نے فرمایا میں نے اس بات کا جواب کئی دفعہ دیا ہے - ہم قال اللہ اور قال الرسول کو مانتے ہیں - پھر خدا کی وحی کو مانتے ہیں - میرا آنا اللہ اور رسول کے وعدے کے مطابق ہے - جو شخص خدا اور رسول کی ایک بات مانتا ہے - اور دوسری نہیں مانتا وہ کس طرح کہہ سکتا ہے - کہ میں خدا پر ایمان لاتا ہوں - یہ تو وہ بات ہے - جو قرآن شریف میں تذکرہ ہے - کہ وہ لوگ بعض پر ایمان لاتے ہیں اور بعض پر ایمان نہیں لاتے - ورنہ دراصل ایمان نہیں - ایک خدا اور اس کے رسول کا موعود اپنے وقت پر آیا - صدی کے سر پر آیا - نشانات لایا - عین ضرورت کے وقت آیا - اپنے دعوےٰ کے دلائل صحیح اور قوی رکھتا ہے - ایسے شخص کا انکار کیا ایک مومن کا کام ہے - یہودی موعد کہلاتے تھے - اب تک ان کا دعویٰ ہے - کہ ہم توحید پر قائم ہیں - نماز پڑھتے روزہ رکھتے - مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ مانتے - اسی سبب کافر ہوگئے

گئے۔ اللہ تعالےٰ کے ایک حکم فرمودہ رسول کی ایک بات کا بھی جو شخص انکار کرتا ہے۔ اور اس کے مخالف ضد کرتا ہے۔ وہ کافر ہوتا ہے۔ اور یہ بھی ان لوگون کی غلطی ہے۔ جو کہتے ہین۔ کہ ہم نماز روزہ ادا کرتے ہین۔ اور تمام اعمال حسنہ بجالاتے ہین۔ ہمین کیا ضرورت ہے۔ یہ نہین جانتے۔ کہ اعمال حسنہ کی توفیق بھی اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہی ملتی ہے۔ ہر قسم کے شرک انفسی آفاقی کا نکالنا۔ خلوص لذت اور احسان کے ساتھ عبادت کا بجالانا۔ یہ کوئی اختیاری بات نہین ہے۔ اس کے واسطے آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی نہائت ہی ضروری ہے۔ قرآن شریف مین لکھا ہے۔ کہ اگر تم چاہتے ہو۔ کہ خدا کے محبوب بن جائین۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرو۔ ان لوگون کو معلوم نہین۔ کہ نیک اعمال کی توفیق فضل الٰہی پر موقوف ہے۔ جب تک اللہ تعالیٰ کا خاص فضل نہ ہو۔ اندر کی آلودگیان دور نہین ہوسکتین جب کوئی شخص نہائت درجہ کے صدق اور اخلاص کو اختیار کرتا ہے۔ تو ایک طاقت آسمانی ان کے واسطے نازل ہوتی ہے۔ اگر انسان سب کچھ خود کر سکتا تو دعاؤن کی ضرورت نہ ہوتی۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ مین اس شخص کو راہ دکھاؤن گا۔ جو میرے راہ مین مجاہدہ کرے۔ یہ ایک باریک رمز ہے۔ حدیث مین آیا ہے۔ کہ تم سب اندھے ہو۔ مگر وہ جس کو خدا آنکھین دے۔ اور تم سب مُردے ہو۔ مگر وہ جس کو خدا زندگی دے۔ دیکھو یہودیون کے متعلق خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ کہ وہ مثل گدھون کے ہین۔ جن پر کتابین لدی ہوئی ہون۔ ایسا علم انسان کو کیا فائدہ دے سکتا ہے۔ جب تک دل آراستہ نہ ہو۔ ہدائیت اور سکینت نازل نہین ہوتی۔ شیطان سے مناسبت آسان ہے۔ مگر ملائک سے مناسبت مشکل ہے۔ کیونکہ اس مین اوپر کو چڑھنا ہے۔ اور اُس مین نیچے گرنا ہے۔ نیچے گرنا آسان ہے۔ مگر اُوپر چڑھنا بہت مشکل ہے۔ یہ مقام تب حاصل ہوسکتا ہے۔ کہ انسان درحقیقت پاک ہو کر عظمت الٰہی کو اپنے اندر داخل کرلیتا ہے۔ لیکن اگر یہ امر آسان ہوتا۔ تو اولیاء۔ ابدال۔ غوث اور اقطاب ایسے کمیاب کیون ہوتے۔ بظاہر تو وہ سب عام لوگون کی مانند نمازین پڑھتے اور روزے رکھتے ہین۔ مگر فرق صرف توفیق کا ہے۔ ان لوگون نے کسی قسم کی شوخی اور کج روی نہ کی۔ بلکہ خاکساری کا راہ اختیار کیا۔ اور مجاہدات مین لگ گئے۔ جو شخص دنیوی حکام کے بالمقابل شوخی کرتا ہے۔ وہ بھی ذلیل کیا جاتا ہے۔ پھر اس کا کیا حال ہوگا جو خدا تعالیٰ کے فرستادہ حکم کے ساتھ شوخی اور گستاخی سے پیش آتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دُعا کیا کرتے تھے۔ اللّٰھُمَّ لَا تَکِلْنِی اِلٰی نَفْسِی طَرْفَۃَ عَیْنٍ۔ یا اللہ مجھے ایک آنکھ جھپکنے تک بھی میرے نفس کے سپرد نہ کر۔ اب ان لوگون کے تقوےٰ کے حال کو دیکھنا چاہیئے۔ مین ان کے سامنے آیا۔ میرا دعوٰی مسیح موعود ہونے کا ہے۔ کیا انہون نے میرے معاملہ مین تدبر کیا؟ کیا انہون نے میری کتب کا مطالعہ کیا؟ کیا یہ میرے پاس آئے؟ کہ مجھ سے سمجھ لین۔ صرف لوگون کے کہنے کہلانے سے بے ایمان۔ دجال اور کافر مجھے کہنا شروع کیا۔ اور کہا کہ یہ واجب القتل ہے۔ بغیر تحقیقات کے انہون نے یہ سب کارروائی کی۔ اور دلیری کے ساتھ اپنا مُونھ کھولا۔ مناسب تھا۔ کہ میرے مقابلہ مین یہ لوگ کوئی حدیث پیش کرتے۔ میرا مذہب ہے۔ کہ نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ذرہ اِدھر اُدھر جانا بے ایمانی مین پڑنا ہے۔ لیکن کیا اس کی پہلے کوئی نظیر دنیا مین موجود ہے؟ کہ ایک شخص ۲۵ سال سے خدا پر افترا کرتا ہے اور خدا تعالیٰ ہر روز اس کی تائید اور نصرت کرتا ہے وہ اکیلا تھا۔ اور خدا نے تین لاکھ آدمی اس کے ساتھ شامل کردیا۔ کیا تقوےٰ کا حق ہے؟ کہ اس کے مخالف بے ہودہ شور مچایا جاوے۔ اور اس کے معاملہ مین کوئی تحقیقات نہ کی جاوے۔ وفات مسیح پر قرآن ہمارے ساتھ ہے۔ معراج والی حدیث ہمارے ساتھ ہے۔ صحابہ کا اجماع ہمارے ساتھ ہے۔ کیا وجہ ہے۔ کہ تم حضرت عیسیٰؑ کو وہ خصوصیت دیتے ہو۔ جو دوسرے کے لئے نہین۔ مجھے ایک بزرگ کی بات بہت ہی پیاری لگتی ہے۔ اُس نے لکھا ہے۔ کہ اگر دنیا مین کسی کی زندگی کا مین قائل ہوتا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا قائل ہوتا۔ دوسرے کی زندگی سے ہم کو کیا فائدہ۔ تقویٰ سے کام لو۔ ضد اچھی نہین۔ دیکھو پادری لوگ گلی اور کوچون اور بازارون مین یہی کہتے پھرتے ہین۔ کہ ہمارا یسوع زندہ ہے۔ اور تمہارا رسول مرچکا ہے۔ اس کا جواب تم ان کو کیا دے سکتے ہین۔ یہ زمانہ تو اسلام کی ترقی کا زمانہ ہے۔ کسوف خسوف بھی پیش گوئی کے مطابق ہوچکا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اسلام کی ترقی کے واسطے وہ پہلو اختیار کیا ہے۔ جس کے سامنے کوئی بول نہین سکتا۔ سوچو ۱۹۰۰ سال تک مسیح کو زندہ ماننے کا کیا نتیجہ ہُوا۔ یہی کہ چالیس۴۰ کروڑ عیسائی ہوگئے۔ اب دوسرے پہلو کو بھی چند سال کے واسطے آزماؤ۔ اور دیکھو۔ کہ اس کا کیا نتیجہ ہوتا ہے۔ کسی عیسائی سے پُوچھو۔ کہ اگر یسوع مسیح کی وفات کو تسلیم کرلیا جائے۔ تو کیا پھر بھی کوئی عیسائی دنیا مین رہ سکتا ہے۔ تمہارا یہ طیش اور یہ غضب مجھ پر کیون ہے؟ کیا اسی واسطے کہ مین اسلام کی فتح چاہتا ہون۔ یاد رکھو۔ کہ تمہاری مخالفت میرا کچھ بھی بگاڑ نہین سکتی۔ مین اکیلا تھا۔ خدا کے وعدے کے موافق کئی لاکھ آدمی میرے ساتھ ہو گئے۔ اور دن بدن ترقی ہو رہی ہے۔ لاہور مین بشپ صاحب نے یہی سوال مسلمانون کے سامنے پیش کیا تھا۔ ہزارون آدمی جمع تھے۔ اور بڑا بھاری جلسہ تھا۔ یسوع کی فضیلت اس نے اس طرح بیان کی۔ کہ وہ زندہ ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوچکے ہین۔ تب کوئی مسلمان اس کا جواب نہ دے سکا۔ لیکن ہماری جماعت مین سے مفتی محمد صادق صاحب اُٹھے۔ جو اس جگہ اس وقت موجود ہین۔ انہون نے کہا۔ کہ مین ثابت کرتا ہون کہ قرآن۔ حدیث۔ انجیل سب کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوچکے ہین۔ چنانچہ انہون نے ثابت کردیا۔ تب بشپ کوئی جواب نہ دے سکا۔ اور ہماری جماعت کے ساتھ مخاطب ہونے سے اعراض کیا۔ ان مولویون پر افسوس ہے۔ کہ میری تذلیل کی خاطر یہ لوگ اسلام پر حملہ کرتے ہین۔ اور اسلام کی بے عزتی کرتے ہین۔

تلوار اسلام

اور کہتے ہین۔ کہ مہدی آئے گا۔ تو وہ تلوار کے ساتھ دین پھیلائے گا۔ اے نادانو! کیا تم عیسائیون کے اعتراض کی مدد کرتے ہو۔ کہ دین اسلام تلوار کے ساتھ پھیلا ہے۔ یاد رکھو۔ کہ اسلام کبھی تلوار کے ساتھ نہین پھیلایا گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی دین جبراً پھیلانے کے واسطے تلوار نہین اُٹھائی بلکہ دشمنون کے حملون کو روکنے کے واسطے اور وہ بھی بہت برداشت اور صبر کے بعد غریب مسلمانون کو ظالم کفار کے ہاتھ سے بچانے کے واسطے جنگ کی گئی تھی۔ اور اس مین کوئی پیش قدمی مسلمانون کی طرف سے نہین ہوئی تھی۔ یہی جہاد کا سر ہے۔ آج کل عیسائیون کے حملے تلوار کے ساتھ نہین ہین۔ بلکہ قلم کے ساتھ ہین۔ پس قلم کے ساتھ ان کا جواب ہونا چاہیئے۔ تلوار کے ساتھ سچا عقیدہ نہین پھیل سکتا۔ بعض بے وقوف جنگلی لوگ ہندؤن کو پکڑ کر ان سے جبراً کلمہ پڑھواتے ہین۔ مگر وہ گھر جاکر پھر ہندو ہی ہندو ہوتے ہین۔ اسلام ہرگز تلوار کے ساتھ نہین پھیلا بلکہ پاک تعلیم کے ساتھ پھیلا ہے۔ صرف تلوار اُٹھانے والون کو تلوار کا مزہ چکھایا تھا۔ اب قلم کے ساتھ۔ دلائل اور براہین کے ساتھ۔ اور نشانون کے ساتھ مخالفون کو جواب دیا جارہا ہے۔ اگر خدا کو یہی منظور ہوتا۔ کہ مسلمان جہاد کرین۔ تو سب سے بڑھ کر مسلمانون کو جنگی طاقت دی جاتی اور آلات حرب کی ساخت اور استعمال مین انکو بہت دسترس عطا کیجاتی ہے۔ مگر یہان تو یہ حال ہے

کہ مسلمان بادشاہ اپنے ہتھیار یورپ کے لوگون سے خرید کر لیتے ہین۔ تم مین تلوار نہین۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا منشا ہی نہین۔ کہ تم تلوار کا استعمال کرو۔ سچی تعلیم اور معجزات کے ساتھ اب اسلام کا غلبہ ہوگا۔ مین اب بھی نشان دکھانے کو طیار ہون۔ کوئی پادری آئے۔ اور چالیس روز تک میرے پاس رہے۔ تلوارون کو تو زنگ بھی لگ جاتا ہے۔ پر ان نشانات کو جو تازہ ہین۔ کون زنگ لگا سکتا ہے۔

اسلام کے واسطے ایک انحطاط کا وقت ہے۔ اگر ہمارا طریق ان لوگون کو پسند نہین۔ تو فتح اسلام کے واسطے کوئی پہلو یہ لوگ ہم کو بتلائین۔ ہم قبول کر لین گے۔ اب تو ہر ایک عقلمند نے شہادت دیدی ہے۔ کہ اگر اسلام کی فتح کسی بات سے ہو سکتی ہے۔ تو وہ یہی بات ہے۔ یہان تک کہ خود عیسائی قایل ہین۔ کہ وفات مسیح کا ہی ایک پہلو ہے۔ جس سے دنیوی مذہب بیخ و بن سے اکھڑ جاتا ہے اگر یہ لوگ عیسائیت کو چھوڑ دین گے۔ تو پھر ان کے واسطے بجز اس کے اور کوئی دروازہ نہین۔ کہ اسلام کو قبول کرین۔ اور اس مین داخل ہو جائین۔ یہی ایک راہ ہے اگر کوئی دوسری راہ کسی کو معلوم ہے۔ تو اس پر فرض ہے۔ کہ اس کو پیش کرے۔ بلکہ اس پر کھانا پینا حرام ہے۔ جب تک اس پہلو کو پیش نہ کرے۔ اے مسلمانو سوچو اس مین تمہارا کیا حرج ہے۔ کہ عیسیٰ فوت ہو گیا۔ کیا تمہارا پیارا نبی فوت نہین ہو گیا؟ آنحضرت صلعم کی وفات کے نام پر تمہین غصہ نہین آتا۔ عیسیٰ کی وفات کا نام سن کر تمہین کیون غصہ آ جاتا ہے۔

میرا مطلب نفسانیت کا نہین۔ مین کوئی شہرۃ نہین چاہتا۔ مین تو صرف اسلام کی ترقی چاہتا ہون۔ اللہ تعالیٰ میرے دل کو خوب جانتا ہے۔ اسی نے میرے دل مین یہ جوش ڈالدیا۔ مین اپنی طرف سے بات نہین کہتا۔ پچیس برس سے خدا کا الہام مجھ سے یہ بات کہلا رہا ہے۔ اسی زمانہ کا یہ الہام ہے۔ الرحمٰن علم القرآن۔ خدا چاہتا ہے۔ کہ مجرم علیحدہ ہو جائین اور راستباز علیحدہ ہو جائین۔ میرے پر حملہ کرنے کا کچھ فائدہ نہین۔ بصیرت والا اپنی بصیرت کو نہین چھوڑ سکتا۔ مین وعدہ کرتا ہون۔ کہ اگر کوئی صادق طالب حق ہو تو میرے پاس آوے۔ مین تازہ تر نشان دکھاؤن گا کیا مین اس قدر یقین کو ترک کر کے تمہاری ظنی باتون کے پیچھے پڑ جاؤن۔ جس شخص کو خدا نے بصیرت دی نشانون کے ساتھ۔ اپنے مخاطبات اور مکالمات کے ساتھ اس کی صداقت پر مہر لگا دی۔ وہ تمہاری خیالی باتون کو کیا کرے اگر تم اس قدر باتون کو دیکھ کر بھی ایمان نہین لا سکتے تو

اعملوا علیٰ مکانتکم انی عامل فسوف تعلمون

تم اپنی جگہ اپنا کام کرو۔ مین اپنا کام کرتا ہون۔ عنقریب تمہین معلوم ہو جائے گا۔ کہ سچا کون ہے۔

آخری فیصلہ

تازہ اخبار از لودیانہ - ۵ - نومبر ۱۹۰۵ء

آج ۵ - نومبر اتوار کے دن صبح دس بجے کے بعد حضرت اقدس بمعہ خدام لودیانہ بخیر و عافیت پہنچ گئے۔ کل ۴ - نومبر کو چونکہ دہلی سے روانگی کی طیاری تھی اور دن بھر اسی کام مین گذرا۔ اس واسطے کل مین اخبار کیواسطے کوئی ڈائیری ارسال نہ کر سکا۔ اس واسطے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ آج کے لدھیانہ مین پہنچنے کے اخبار کی تحریر سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ کل کی دہلی کی کیفیت مختصراً بیان کرون۔ کل کی باتون مین سے زیادہ تر قابل ذکر بات یہ ہے کہ ایک نوجوان معلوم نہین۔ طالب علم تھا۔ یا مولوی صاحبان مین شامل تھا۔ چند اور مسجد کے طلباء اور مولوی لوگون کے ہمراہ حضرت ؑ کے پاس آیا۔ اور نہایت گستاخی کے ساتھ بہت ہی کج بحثی کی گفتگو شروع کی۔ مسئلہ متعلق موعود مسیح اور الیاس کے موعود ہونے کی بابت تھا حضرت نے بار بار نہایت نرمی سے اس کو سمجھایا۔ کہ جس کے آنے کے متعلق خدا نے وعدہ کیا۔ کہ وہ آئے گا۔ وہ موعود ہے۔ مگر وہ بار بار یہی کہتا رہا۔ کہ موعود کا لفظ دکھاؤ اور توریت مین الیاس کے متعلق موعود کا لفظ دکھاؤ۔ بہت ہی سمجھایا گیا۔ مگر وہ بار بار تکذیب کرتا گیا۔ اور نہایت شوخی کے ساتھ انکار کرتا گیا۔ اس کی زبان نہایت تیز چلتی تھی۔ اور کوئی تقویٰ کی خوشبو اس مین نہ تھی۔ آخر حضرت نے فرمایا۔ کہ مین نے بہت سمجھایا ہے قرآن اور حدیث کو پیش کیا ہے۔ گذشتہ انبیاء کے حالات کو پیش کیا ہے۔ منہاج نبوت کو تمہارے سامنے رکھا ہے۔ خدا تعالیٰ کے نشانات دکھلائے ہین۔ اللہ تعالیٰ کی تائید اور نصرت کی دلیل پیش کی ہے۔ پھر اگر تم نہین مانتے اور ضد سے باز نہین آتے۔ تو عنقریب خدا تعالیٰ تم سے حساب لیگا۔ صرف مرنے کے بعد نہین۔ بلکہ اسی دنیا مین تم کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ مین صادق ہون یا کاذب ہون۔ خدا نے مجھے اور نشانون کا بھی وعدہ دیا ہے۔ جنمین سے ایک طاعون ہے اور ایک زلزلہ ہے۔ تھوڑا اور صبر کرو۔ چند سالون مین تم دیکھ لو گے۔ کہ کیا ہوتا ہے۔ اگر یہ عذاب مجھ پر نازل ہو گئے۔ تو خود ثابت ہو جائے گا۔ ورنہ یہ ظاہر ہوگا۔ کہ مین باطل پر ہون۔ انسان امن اور راحت کی حالت مین باتین بناتا ہے۔ مین نے اچھی طرح دیکھ لیا ہے۔ کہ یہ وہ وقت نہین۔ کہ لوگ مانین۔ لیکن وقت عنقریب آنیوالا ہے۔ جب کہ خدا کے وعدے پورے ہون گے۔ اور لوگون پر ظاہر ہو جائے گا۔ کہ صادق کون ہے اور کاذب کون ہے۔ اگر مین خدا کی طرف سے نہین تو مین خود بخود تباہ ہو جاؤن گا۔ اور تم آسودگی سے زندگی بسر کرو گے۔ مین خدا کا نشان پیش کرتا ہون ذرا دانتون مین زبان لو۔ کہ خدا کا عذاب آنیوالا ہے مجازی گورنمنٹ کے ساتھ جو آدمی زیادہ قیل و قال کرتا ہے۔ وہ بھی پکڑا جاتا ہے۔ مین نے جو کچھ پیش کرنا تھا۔ وہ پیش کر دیا۔ تواتر پیش کر دیا۔ خدا اور رسول کا کلام پیش کیا۔ نشانات تائید و نصرت پیش کئے اب خدا کا وعدہ ہے۔ کہ تکذیب کرنے والون پر مین عذاب کی مار مارون گا۔ تھوڑے دن صبر کرو اگر خدا سچا ہے۔ اور مین اس کی طرف سے ہون تو عنقریب تم لوگون کو معلوم ہو جائے گا۔

دہلی سے روانگی

شام کے ۸½ بجے حضرت بمعہ خدام دہلی سے روانہ ہوئے۔ ایک پوری سیکنڈ کلاس گاڑی ریزرو کرائی گئی۔ اور باقی ٹکٹ درجہ درمیانہ اور درجہ سوم کے خرید کئے گئے۔ راستہ مین سرہند کے اسٹیشن پر چند دوست شامل ہوئے۔ صبح کے ۸½ بجے کے قریب گاڑی لودہیانہ کے سٹیشن پر پہنچی۔ جہان قریب ایک ہزار کے آدمی حضرۃ کے استقبال اور زیارت کے لئے موجود تھا۔

شکریہ دہلی

پیشتر اس کے کہ دہلی سے روانگی کے مضمون کو مین ختم کرون۔ یہ ضرور ہوگا۔ کہ دہلی کا شکریہ ادا کیا جائے۔ عوام کا بھی اور خواص کا بھی اور سب سے بڑھکر احباب کا۔ عوام کا۔ اس واسطے کہ سوائے محدودے چند آدمیون کے عموماً سب لوگ سلوک اور مروت کے ساتھ پیش آئے۔ اور حضرت کی باتون کو توجہ سے سنتے رہے۔ گو کسی نے خاص دہلی کے رہنے والون مین سے بیعت نہین کی۔ مگر دہلی وہ دہلی نہین رہی۔ جو آج سے چودہ سال پہلے تھی۔ بلکہ دل بہت نرم ہو گئے ہین۔ اور لوگ توجہ کے ساتھ حضرت کی باتین سنتے رہے۔ اکثر نے اقرار کیا ہے۔ کہ آپ سچے ہین۔ اور مسیح مر گیا ہے۔ بعض نے اپنی پچھلی گستاخیون کی معافی چاہی۔ پھر خواص نے کوئی مخالفت نہین کی۔ بلکہ جس کسی کو ملنے کا اتفاق ہوا۔ محبت اور سلوک سے ملا۔ بعض نے حضرت کو السلام علیکم کہلا بھیجا۔ باقی رہے احباب جن کی تعداد تو بہ دہلی مین ابھی کم ہی ہے۔ اور انگلیون پر گنے جا سکتے ہین۔ خدا ان مین برکت عطا کرے۔ ان کے نام نامی یہ ہین۔ میر قاسم علی صاحب سابق سپرنٹنڈنٹ یتیم خانہ اسلامیہ جن کو مسلمانون نے اس کام سے صرف اس واسطے موقوف کر دیا۔ کہ وہ احمدی ہین۔ ہم مسافران دہلی میر صاحب موصوف

کے نہائیت ہی مشکور ہیں۔ اُنھوں نے ایام رہائش دہلی میں اپنے آپ کو حضرت اقدس اور آپ کے خدام کی خدمت کے واسطے بالکل وقف کر دیا تھا۔ ہر وقت ڈیرہ مسیح پر ہر قسم کی خدمت کے واسطے طیار موجود نظر آتے تھے۔ علاوہ اپنی خدمات کے اپنے ملازموں کو بھی اسی کام پر لگا دیا۔ اور وہ بھی رات دن ہماری خدمت میں مصروف رہے۔ یہ صاحب جماعت احمدیہ دہلی کے سکرٹری بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص میں برکت دے۔ اور ان کو جزائے خیر عطا فرماوے۔ آمین

۲- ہمارے عزیز دوست بابو محمد اسماعیل صاحب ٹھیکہ دار و ایڈیٹر رسالہ المنصور۔ یہ دوست باوجود اپنی ضروری مصروفیتوں جوان کو اپنے کاروبار ٹھیکہ داری اور پریس کے متعلق تھیں۔ اکثر مکان حضرت پر اپنے دُور کے مکان سے تشریف لاکر خدمت میں مصروف رہتے رہے۔ اس عزیز بھائی کو سلسلہ حقہ کی اشاعت کے واسطے بڑا جوش ہے کئی ایک کتابیں اس کے متعلق لکھہ ڈالیں۔ ۳- مخدومی ڈاکٹر محمد اسماعیل خان صاحب جو اپنی قابل تقلید چستی اور ہوشیاری کے ساتھ اپنے فرائض منصبی کے ہاتھوں سے وقت چھین چھین کر حضرت کی خدمت کے واسطے حاضر ہوتے رہے۔ اکثر رات کو بہت دیر کے بعد گھر واپس جاتے تھے اور ہر طرح کی خدمت دلی محبت سے کرنا اپنا فخر جانتے تھے ۴- میرے پیارے بھائی جان عبد العزیز صاحب جنھوں نے حیرت کی حیرانی کی دو جلدیں لکھکر ایک مخالف سلسلہ حقہ کی ایسی خبر لی ہے۔ کہ غیر مذاہب کے لوگوں نے بھی اس کی بڑی تعریف کی ہے۔ ۵- میاں عطاء اللہ خان صاحب جو دفتر سرکاری میں چپڑاسی ہیں۔ ایک غریب محبت سے بھرے ہوئے آدمی ہیں۔ انہوں نے حضرت کی خدمت کے واسطے اپنے دفتر سے کئی دن کی رخصت حاصل کی۔ اور رات دن خدمت میں مصروف رہتے رہے۔ مجھے ان کے لئے ایک خاص شکریہ کا موقع بھی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ مجھے اخبار بدر کے واسطے ڈائری کی ڈاک آخری وقت میں روانہ کرتے واسطے بعض دفعہ صاحب رات کے دس بجے میری چٹھیاں ریل پر لے جایا کرتے۔ خدا تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے شروع میں تین وقت دہلی کے احباب نے تمام قافلہ کی دعوت کی۔ اور بابو محمد اسمٰعیل صاحب نے اس کے بعد بھی دو دفعہ دعوت دی۔ ان کے علاوہ تین اور بیرونی دوست بھی دہلی میں ہمارے رہتے ہیں۔

کتاب سفر دہلی دہلی کی تقریریں اور دیگر حالات ہنوز سلسلہ وار شایع ہوتے رہیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

اور اگر خدا تعالیٰ کو منظور ہوا اور اس نے توفیق دی۔ تو سفر دہلی پر ایک مستقل کتاب لکھہ کر انشاء اللہ تعالےٰ میں شائع کروں گا۔ وما توفیقی الا باللہ۔

دہلی کو وعدہ دہلی میں قبولیت کی کسی قدر طیاری دیکھہ کر اور وہاں کے لوگوں کو مستعد پاکر حضرت نے ارادہ ظاہر فرمایا ہے۔ کہ کسی مناسب موقعہ پر پھر دہلی تشریف لے جائیں۔ اور دو ماہ تک وہاں قیام رکھیں۔

لُدھیانہ جیسا کہ اوپر بیان کر چکا ہوں۔ لدھیانہ کے اسٹیشن پر بہت کثرت سے آدمی جمع تھے۔ علاوہ شہر کے لوگوں کے لُدھیانہ کے اردگرد کے گاؤں۔ اور پٹیالہ۔ راہوں سرہند۔ غوث گڈہ۔ ماچھی واڑہ۔ کپور تھلہ۔ بنگہ۔ حاجی پور بسی۔ مالیر کوٹلہ وغیرہ وغیرہ مقامات سے احباب اور دیگر زائرین جمع ہیں۔ احباب لُدھیانہ گاڑیاں لے کر اسٹیشن پر پہنچ گئے تھے۔ اور ایک بہت وسیع مکان مردانہ اور زنانہ پہلے سے ہر طرح آراستہ طیار تھا۔ اور ہر طرح کا انتظام کھانے وغیرہ کا بہت عمدہ تھا۔ آج شام کو حضرت مولوی نور الدین صاحب کا وعظ ہوا۔ کل صبح آٹھ بجے حضرت امام کا وعظ ہوگا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔ لدھیانہ کے دو مخالف مولویوں نے جن میں سے ایک کا نام سعد اللہ ہے گندے اشتہارات مخالفت میں دئے۔ اخویم شیخ یعقوب علی صاحب نے ہر دو کا جواب لکھا ہے۔ جو کل تک انشاء اللہ شائع ہو جائے گا۔ آج شام کو میں صاحب ایڈیٹر نور افشاں سے ملاقات کو گیا۔ جو کہ ایک انگریز ہیں۔ مختلف مسائل پر گفتگو ہوئی۔ صاحب ممدوح ایک خلیق آدمی ہیں ہماری باتوں کو نہائیت غور سے سُنا۔ مفصل گفتگو پھر کسی موقعہ پر درج ہوگی۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

رشید میرٹھ دہلی سے پنجاب کو آتے ہوئے میرٹھ راستہ میں پڑتا ہے۔ اور وہاں کے بعض احباب دہلی میں پہنچ گئے تھے۔ جن میں سے ایک مخدومی اخویم شیخ عبد الرشید صاحب ہیں۔ جنہوں نے کتاب ضرورت الامام چھپوا کر پانچ سو جلد مفت تقسیم کی۔ ان کے الفاظ کتاب پر یہ ہیں۔ یہ رسالہ نافع راہنمائی اسلام جو آفتاب صداقت امام الوقت کی شناخت کا ہر ذی ہوش منصف مزاج کے واسطے کافی ذریعہ ہے۔ شکریہ تشریف آوری جناب حجت اللہ فی الارض مسیح موعود علیہ السلام بمقام دہلی مطبع احمدی صدر بازار کیمپ میرٹھ کی طرف سے پانسو جلد بلا قیمت ناظرین منصفین کے ملاحظہ کے واسطے تقسیم کی گئیں۔ خدا قبول کرے۔ آمین کل جلد ایک ہزار چھاپی گئی ہے۔ پانچ سو قیمتاً دیجائیگی۔ قیمت فی رسالہ ۱/ ہے۔

بقیہ ڈائری دہلی ۲۸- اکتوبر ۱۹۰۵ء- روز شنبہ دہلی کے اردگرد بہت سی ویران مساجد کا تذکرہ تھا۔ حضرت نے فرمایا۔ ان کا مرمت کرنا کچھہ مشکل امر نہ تھا۔ اگر لوگ چاہتے۔ تو کر لیتے۔ مگر جب خدا تعالیٰ کسی امر سے توجہ کو ہٹا دیتا ہے۔ تو پھر کوئی کر ہی کیا سکتا ہے۔ علاوہ ازیں بعض مساجد کسی صحیح نیت سے نہیں بنوائی جاتیں۔ بلکہ صرف اس واسطے بنائی جاتی ہیں کہ ہماری مسجد ہو۔ اور کہلائے۔ فرمایا کل امور نیت صحیح اور دل کے تقوےٰ پر موقوف ہیں۔ ایک بزرگ کے پاس بہت دولت تھی۔ کسی نے اعتراض کیا۔ اس نے جواب دیا۔ کہ اندا ختم در گل۔ مگر اندا ختم در دل۔ غرض خدا کے ساتھ دل لگا کر جب انسان دنیوی کاروبار کرتا ہے۔ تو کوئی شے اُسے خدا سے مانع نہیں ہو سکتی۔ خواہ کتنے ہی بڑے مشاغل کیوں نہ ہوں۔

ہند میں اسلام فرمایا۔ کہ یہ بالکل غلط ہے۔ کہ ہند میں اسلام تلوار کے ذریعہ سے پھیلا۔ ہرگز نہیں۔ ہند میں اسلام بادشاہوں نے بجبر نہیں پھیلایا بلکہ ان کو تو دین کی طرف بہت ہی کم توجہ تھی۔ اسلام ہند میں ان مشائخ اور بزرگان دین کی توجہ دُعا اور تصرفات کا نتیجہ ہے۔ جو اس ملک میں گذرے تھے۔ بادشاہوں کو یہ توفیق کہاں ہوتی ہے۔ کہ دلوں میں اسلام کی محبت ڈالدیں۔ جب تک کوئی آدمی اسلام کا نمونہ خود اپنے وجود سے نہ ظاہر کرے۔ تب تک دوسرے پر اس کا کوئی اثر نہیں ہو سکتا۔ یہ بزرگ اللہ تعالےٰ کے حضور میں فنا ہو کر خود مجسم قرآن اور مجسم اسلام اور مظہر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بن جاتے ہیں۔ تب اللہ تعالےٰ کی طرف سے ان کو ایک جذب عطا کیا جاتا ہے۔ اور سعید فطرتوں میں ان کا اثر ہوتا چلا جاتا ہے۔ نوّے کروڑ مسلمان ایسے لوگوں کی توجہ اور جذب سے بن گیا۔ تھوڑے سے عرصہ میں کوئی دین اس کثرت کے ساتھ کبھی نہیں پھیلا۔ یہی لوگ تھے۔ جنھوں نے صلاح و تقویٰ کا نمونہ دکھلایا اور ان کی برکات قوی نے جوش مارا اور لوگوں کو کھینچا۔ مگر یہ بزرگ بھی عوام کی طعن و تشنیع سے خالی نہ تھے۔ گو ہم زیادہ تر ان لوگوں کے آگے گالیوں کے لئے تختہ مشق ہو رہے ہیں تاہم ان سب نے دکھ اٹھایا۔ یہ ہمارے علماء ہمیشہ کچھہ نہ کچھہ کرتے ہی رہے ہیں۔

سماع ذکر آیا۔ کہ بعض بزرگ راگ سنتے ہیں۔ آیا یہ جائز ہے فرمایا۔ اس طرح بزرگان دین پر بدظنی کرنا اچھا نہیں۔ حسن ظن سے کام لینا چاہیئے۔ حدیث سے ثابت ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اشعار سُنے تھے۔ لکھا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ایک صحابی مسجد کے اندر شعر پڑھتا تھا۔ حضرت عمرؓ نے اس کو منع کیا۔ اس نے جواب دیا۔ میں نبی کریم کے سامنے مسجد میں شعر پڑھا کرتا تھا۔ تو کون ہے۔ جو مجھے روک سکے۔ یہ سُنکر حضرت امیر المومنین بالکل خاموش ہو گئے۔ قرآن شریف کو بھی خوش الحانی سے پڑھنا چاہیئے۔ بلکہ اس قدر تاکید ہے۔ کہ جو شخص قرآن شریف کو خوش الحانی سے نہیں پڑھتا۔ وہ ہم میں سے نہیں ہے

اور خود اس مین ایک اثر ہے۔ عمدہ تقریر خوش الحانی سے کی جائے تو اس کا بھی اثر ہوتا ہے۔ وہی تقریر ژولیدہ زبانی سے کی جائے تو اس مین کوئی اثر نہین ہوتا جس شے مین خدا نے تاثیر رکھی ہے اس کو اسلام کی طرف کھینچنے کا آلہ بنایا جائے۔ تو اس مین کیا حرج ہے حضرت داؤد کی زبور گیتون مین تھی جس کے متعلق کہا گیا ہے کہ جب حضرت داؤد خدا کی مناجات کرتے تھے۔ تو پہاڑ بھی ان کے ساتھ روتے تھے اور پرندے بھی تسبیح کرتے تھے۔

مزامیر میان ایک شخص درمیان مین بول پڑا۔ کہ مزامیر کے متعلق آپ کا حکم کیا ہے؟

فرمایا بعض نے قرآن شریف کے لفظ لہو الحدیث کو مزامیر سے تعبیر کیا ہے۔ مگر میرا مذہب یہ ہے۔ کہ ہر ایک شخص کو مقام اور محل دیکھنا چاہیئے۔ ایک شخص کو جو اپنے اندر بہت سے علوم رکھتا ہے۔ اور تقوے کے علامات اس مین پائے جاتے ہین۔ اور متقی باخدا ہونے کی ہزار دلیل اس مین موجود ہے۔ صرف ایک بات جو تمہین سمجھ مین نہین آتی۔ اس کی وجہ سے اُسے بُرا نہ کہو۔ اس طرح انسان محروم رہ جاتا ہے۔ بایزید بطامی کا ذکر ہے۔ کہ ایک دفعہ لوگ بہت ان کے گرد ہوئے۔ اور ان کے وقت کو پراگندہ کرتے تھے۔ رمضان کا مہینہ تھا۔ انہون نے سب کے سامنے روٹی کھانی شروع کر دی۔ تب سب لوگ کافر کہہ کر بھاگ گئے۔ عوام واقف نہ تھے۔ کہ یہ مسافر ہے۔ اور اس کے واسطے روزہ ضروری نہین لوگ نفرت کر کے ہٹ گئے۔ ان کے واسطے عبادت کے لئے مقام خلوت حاصل ہو گیا۔

اسرار یہ اسرار ہین۔ اور ان کے واسطے ایک عمدہ مثال خود قرآن شریف مین موجود ہے۔ جہان حضرت خضر نے ایک کشتی توڑ ڈالی۔ اور ایک لڑکے کو قتل کر دیا۔ کوئی ظاہر شریعت ان کو ایسے کام کی اجازت نہ دے سکتی تھی اس قصہ سے فائدہ حاصل کرنا چاہیئے۔ خضری اسرار اس اُمت مین ہمیشہ پائے جاتے رہے ہین۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام کمالات متفرقہ کے جامع تھے۔ اور ظلی طور پر وہ کمالات آنحضرت کی اُمت مین بھی موجود ہین۔ جو خضر نے کیا آئندہ صاحبان کمالات بھی حسب ضرورت کرتے ہین جہان حضرت خضر نے ایک نفس زکیہ کو قتل کر دیا۔ اس کے بالمقابل مزامیر کیا شے ہین۔ لہذا جلد بازی نہین کرنی چاہیئے۔ جلد بازی انسان کو ہلاک کر دیتی ہے۔ دوسرے علامات کو دیکھنا چاہیئے۔ جو اولیاء الرحمان مین پائی جاتی ہین۔ ان لوگون کا معاملہ بہت نازک ہوتا ہے۔ اس مین بڑی احتیاط لازم ہے۔ جو اعتراض کرے گا۔ وہ مارا جائے گا۔ تعجب ہے۔ کہ زبان کھولنے والے خود گندے لوگ ہوتے ہین۔ اور ان کے دل ناپاک ہوتے ہین۔ اور پھر بزرگون پر اعتراض کرتے ہین۔

نظر بد یہ بھی مین دیکھتا ہون۔ کہ اولیاء اللہ مین کسی ایسی بات کا ہونا بھی سنت اللہ مین چلا آتا ہے۔ جیسا کہ خوبصورت بچے کو جب مان عمدہ لباس پہنا کر باہر نکالتی ہے تو اس کے چہرے پر ایک سیاہی کا داغ بھی لگا دیتی ہے تاکہ وہ نظر بد سے بچا رہے۔ ایسا ہی خدا بھی اپنے پاکیزہ بندون کے ظاہری حالات مین ایک ایسی بات رکھ دیتا ہے۔ جس سے بد لوگ اُس سے دُور رہین۔ اور صرف نیک لوگ اس کے گرد جمع رہین۔ سعید آدمی چہرے کی اصلی خوبصورتی کو دیکھتا ہے۔ اور شقی کا دھیان اس داغ کی طرف رہتا ہے۔ امرت سر کا واقع ہے۔ ایک دعوت مین چند مولوی شریک تھے۔ اور صاحب مکان نے مجھے بھی بلایا ہُوا تھا۔ چائے لائی گئی۔ مین نے پیالی بائین ہاتھ سے پکڑی تب سب نے اعتراض کیا۔ کہ یہ سُنت کے برخلاف کام کرتا ہے۔ مین نے کہا۔ یہ سُنت ہے۔ کہ پیالی دائین ہاتھ سے پکڑی جائے۔ مگر کیا یہ سنت نہین۔ کہ لا تقف ما لیس لک بہ علم۔ جس بات کا تجھے علم نہین۔ اس کے متعلق اپنی زبان نہ کھول۔ کیا آپ لوگون کو مناسب نہ تھا۔ کہ مجھ پر حسن ظن کرتے اور خاموش رہتے۔ یا یہ نہین ہو سکتا تھا تو اعتراض کرنے سے پہلے مجھ سے پُوچھ ہی لیتے۔ کہ تم نے ایسا کیون کیا ہے۔ پھر مین نے بتلایا۔ کہ اصل بات یہ ہے کہ میرے دائین بازو کی ہڈی بچپن سے ٹوٹی ہوئی ہے اور پیالی پکڑ کر مین ہاتھ کو اُوپر نہین اُٹھا سکتا۔ جب یہ بات انہین بتلائی گئی۔ تب وہ سُن کر شرمندہ ہو گئے۔

ہفتہ قادیان

۱۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بمعہ اہل بیت بخیر و عافیت ہین

۲۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب کا درس قرآن شریف ہر روز حسب معمول مسجد جامع مین بعد عصر ہُوا کرتا ہے۔

۳۔ بابو جمال الدین صاحب گوجرانوالہ سے اور دیگر بعض دوست کشمیر۔ پشاور۔ پنجہ۔ وغیرہ مقامات سے حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے۔

۴۔ فنڈ کے مشکلات کے سبب دفتر بدر مین ٹکٹ نہ رہے ہے اس واسطے اخبار بعض احباب کو دیر سے روانہ ہو سکا۔

عید فنڈ

عید کا مبارک دن قریب آتا جاتا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی مدرسہ تعلیم الاسلام کا عید فنڈ آپ کو ایک شاندار ثواب مین حصہ دینے کے واسطے منتظر بیٹھا ہے۔ اُمید ہے۔ کہ آپ حسب معمول اپنا اور اپنے شہر اور گرد و نواح کے گاؤن کا چندہ عید فنڈ بمبلغ ایک روپیہ فی کس اور صدقہ فطر یتامی اور مساکین طلبائے مدرسہ کے واسطے جمع کر کے بہت جلد ارسال فرماوین گے۔ مدرسہ مین ایک معقول رقم چندہ کی ہر وقت جمع رہنی چاہیئے۔ کیونکہ مدارس کی منظوری کے قواعد دن بدن ایک بڑے فنڈ کو چاہتے ہین۔ مدرسہ ایک اہم دینی خدمت کو پورا کر رہا ہے۔ اور آئندہ نسلون کے واسطے ایک قابل نمونہ جماعت طیار کر رہا ہے۔ والسلام

مکرمی جناب مفتی صاحب۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ موسم سرما آگیا ہے۔ ہمارے مدرسہ مین ایک بڑی تعداد غریب طلباء کی ہے۔ ان کو کمیٹی کی طرف سے کچھ وظیفہ تو ملتا ہے۔ مگر اس مین اس قدر گنجائش نہین۔ کہ طلباء گرم کپڑے یا لحاف وغیرہ بنا سکین۔ اس لئے آپ کے اخبار کے ذریعہ احمدی جماعت کے احباب کی خدمت مین التماس ہے کہ مدرسہ تعلیم الاسلام کے مساکین اور یتامی کے لئے کپڑے بھیج کر ان کی امداد فرماوین۔

نیز جو لڑکے بورڈنگ مین رہتے ہین۔ ان کے سرپرستون کی خدمت مین گذارش ہے۔ کہ براہ مہربانی ان کے ماہواری خرچ سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہوس کے نام ارسال کرین۔ والسلام

شیر علی عفی اللہ عنہ۔ ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

۱۷۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء

صاحب وسعت احباب توجہ کرین۔

میان احمد نور صاحب مہاجر کے مکان کے لئے کئی دفعہ پہلے بھی تحریک ہو چکی ہے۔ کچھ روپیہ جو جمع ہُوا تھا۔ وہ خرچ ہو چکا ہے چونکہ زمین جو مکان کے لئے تجویز ہوئی تھی۔ وہ نشیب مین ہے قریباً ایک سو روپیہ تو اُسی کے برابر کرنے مین خرچ ہو گیا۔ اب مکان کی تعمیر شروع ہو گئی ہے۔ مگر گذارہ کے موافق مکان تیار ہونے کے لئے دو سو روپے کی اور ضرورت ہے۔ اگرچہ مین جانتا ہون کہ قوم پر طرح طرح کے چندون کا بوجھ پڑا ہوا ہے۔ اور خصوصاً لنگر خانہ کی حالت ان دنون مین بہت ہی قابل توجہ ہے جس کے لئے حضرت اقدس نے پھر تحریک کا ارشاد فرمایا ہے۔ مگر اس قوم کے لئے جو اس وقت ہزار ہا روپے مجموعی طاقت سے نیکی کے کامون مین خرچ کر رہی ہے۔ دو سو روپیہ کی رقم کچھ بھی چیز نہین بلکہ یہ ایک ایسی خفیف رقم ہے کہ دو چار صاحب وسعت احباب ہی توجہ فرما کر اسے پورا کر سکتے ہین۔ زکوٰۃ کی مد مین آخر سینکڑون نہین ہزارون روپے اس جماعت کے نکلتے ہین۔ پس اسی مین سے ادنی توجہ سے یہ رقم پوری ہو سکتی ہے۔ کل قوم کے سامنے اس لئے تحریک کی گئی ہے۔ کہ تھوڑی تھوڑی مددون سے ہی مدعا حاصل ہو جائے گا۔ مگر یہ کام بہت توجہ کو

مفصلہ ذیل کتب قیمت سے بدر طلب فرماوین

تفسیر القرآن ۔ مصنفہ ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب ۔ ؁
تفسیر سورہ جمعہ ۔ مصنفہ حضرۃ مولانا مولوی نور الدین صاحب ۔ ۴ر
اعجاز احمدی ۔ مصنفہ محمد اسماعیل صاحب دہلوی ۔ ار
تحذیر المومنین ۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب ۔ ۴ر
اعلام الناس ۔ " " " " ۳ر
سواء السبیل ۔ " " " " ار
کشف الالتباس ۔ " " " " ۱ر
ایقاظ النائمین ۔ " " " " شر
موعظہ حسنہ ۔ " " " " ۱ر
صیانتہ الناس ۔ " " " " ار
سر الشہادتین ۔ " " " " ار
الفرقان ۔ " " " " ۲ر
قول الصحیح ۔ پنجابی نظم ۔ مصنفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر ار
عاقبتہ المکذبین ۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب ار
مجموعہ ازالتہ الوسواس حصہ اول و دوم ۔ سواء السبیل حصہ اول
مصنفہ حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی ۴ر
السر المکتوم ۔ مصنفہ محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ۵ر
رویائے صالحہ ۔ " " " ۴ر
شہادت آسمانی حصہ اول و دوم ۔ " ۵ر
وفات مسیح پنجابی نظم ۔ مصنفہ مولوی محمد علی صاحب سیالکوٹی ۲ر
الہامی دعا ۔ رب کل شئی خادمک ۔ رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی ۔ ۱ر
پنجابی کامن ۔ مستورات کے لہجہ پر ۱ر
نظم ۔ برائے مستورات ۱ر
سلاسل الفضائل ۔ یہ رسالہ عربی مین ہے اور اردو مین ترجمہ کیا گیا ہے ۱ر
سیرۃ النبی ۔ عربی مترجم اردو ۱ر
تحفۃ المشاقین ۔ پانچ رسالے منظوم بزبان پنجابی حضرۃ اقدس کی مدح مین ۱ر
سلاسل الفضائل ۔ یہ رسالہ عربی زبان سیکھنے کے لیے ہے ۲ر
کلمتہ الفصل ۔ عربی معہ قصیدہ عربی مترجم حضرۃ اقدس کی بعثت کے بیان مین ار
رسالہ فدک ۔ شیعون کے رد مین ۲ر
ابناء الغیب ۔ مولانا عبد اللطیف شہید اکبر کی نسبت ایک پیشگوئی
حضرت اقدس شاتان تذبحان کی شرح ۱ر
مجموعہ دعا شر
تعلیم القرآن ار
اسم اعظم ۱ر
لکچر سیالکوٹ حضرت اقدس ۴ر
کرشن اوتار ۔ ہندی نظم ۱ر

مسیح کی آمد ثانی شر
کامن احمدی ۱ر
غلام احمد ۔ قادیانی ۱۳۰۰ھ ۔ اس مبارک نام مین تمام
خطبہ الہامیہ اور تریاق القلوب کا فارسی قصیدہ اور
فتوے ممانعت جہاد کے کچھ شعر لکھے گئے ہین ۔ ۱ر
عدم نجات مذہب پولوسی ۔ مصنفہ شیخ الہ دین ثبت واعظ انجمن حمایت اسلام ۱ر
مباحثہ ۔ مابین شیخ الہ دین صاحب واعظ انجمن مذکورہ اور پادری
احمد مسیح صاحب واعظ ایس پی جی مشن کیمبرج دہلی قیمت ۲ر
لکچر لاہور ۔ حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام ۔ ۲ر

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ربع کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ر ۔ لیکن عہ روپیہ سے کم اجرت کا اشتہار نہین لیا جاوے گا ۔ ضمیمہ بحساب ۸ر فی سینکڑہ اخبار کے ساتھ تقسیم کیا جاوے گا ۔ ضمیمہ بھیجنے کے لئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کر لین ۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کر دے ۔ اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے مستقل اشتہار دینے والون کو اخبار مفت بھیجا جائے گا بشرطیکہ ان کے اشتہار کی اجرت سالانہ ؏ روپیہ سے کم نہ ہو ۔ جن کے اشتہار کی اجرت ؏ روپیہ سالانہ ہو گی ۔ انکو اخبار مفت ۔ لیکن محصول ڈاک انہین دینا پڑیگا

غریب کی کون سنتا ہے

جماعت کے بعض غریب دوست جو خریداری اخبار کی توفیق نہین رکھتے مگر اس کے پڑھنے کے خواہشمند ہین ۔ درخواست رکھتے ہین کہ کوئی ذی استطاعت صاحب اس معاملہ مین انکی مدد کرے ایسا ہی بعض لوگ یا انجمنین یا کتب خانے میرے علم مین ایسے ہین کہ اگر وہان بدر بھیجا جاوے ۔ تو امید ہے کہ دینی فائدہ حاصل ہو ۔ کیا ناظرین اس کار خیر مین حصہ لینے کی سعی کر سکتے ہین ؟

عمدہ ۔ مضبوط خراس وبیلنہ آہنی مستریان
مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ خراس وبیلنہ
بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب سے طلب کرین ۔

نہایت ہی مفید اور ضروری کتابین مولفہ ڈاکٹر محمد عبد الحکیم خان صاحب ایم ۔ بی

(۱) تفسیر القرآن بالقرآن ۔ جسمین تمام اخلاقی اور روحانی مسائل کی تفسیر قرآن مجید سے ۔ قصص کی تشریح احادیث صحیحہ اور تورات و انجیل مروجہ سے پیشگوئیون کا اثبات واقعات و تواریخ معتبرہ سے ۔ علمی نکات کا بیان علوم جدیدہ محققہ سے کیا گیا ہے ۔ تمام باطل قصون کو چھوڑ دیا گیا اور تمام اعتراضون کا رد محققانہ طور پر کیا گیا ہے ۔ حضرت مسیح الزمان علیہ السلام کے الفاظ اس تفسیر کی نسبت یہ ہین ۔ نہایت عمدہ ہے ۔ شیرین بیان ہے ۔ نکات قرآنی خوب بیان کئے ہین دل سے نکلی اور دلون پر اثر کرنیوالی ہے قیمت بلا جلد ؏ مجلد ؏
(۲) حمایل التفسیر یعنی تفسیر القرآن بالقرآن حمایل کی صورت مین تمام ترجمہ اور مضامین وہی ہین طبع ثانی کی وجہ سے بہت سے نوٹ اور نکات زیادہ کئے گئے ہین قیمت بلا جلد ؏ مجلد ؏
(۳) تفسیر القرآن بالقرآن انگریزی ۔ طبع ثالث کی وجہ سے اصل تفسیر القرآن بالقرآن کی نسبت بعض نوٹ اور نکات زیادہ ہین ۔ قیمت مجلد ؏
(۴) تذکرۃ القرآن ۔ بابت ۱۸۹۹ء و ۱۹۰۰ء ۔ قرآنی مضامین پر مبسوط بحث قیمت فی سال مجلد ؏ ۔ (۵) تفسیر سورہ فاتحہ و پارہ الم ۔ قیمت ۲ر (۶) تفسیر پارہ عم قیمت ۲ر (۷) مفتاح القرآن ۔ صرف و نحو کا عجیب و غریب رسالہ ہے جس کو معمولی اردو دان ایک مہینہ مین یاد کر کے قرآن مجید با معنی پڑھ سکتا ہے چھوٹے بچے چار پانچ مہینہ مین یاد کر کے قرآن مجید با معنی پڑھ سکتے ہین ۔ قیمت ۴ر (۸) مفتاح العربی اس کے ذریعہ سے معمولی اردو خوان عربی صرف و نحو پر دو مہینہ مین حاوی اور مشتاق ہو سکتا ہے ۔ قیمت ۸ر (۹) جامع العلوم یعنی میڈیکل سائیکلوپیڈیا اردو ۔ یہ حقیقت مین علم ڈاکٹری و طب کا پورا کتب خانہ ہے جس مین (۱) علم الادویہ (۲) اقسام الادویہ قطعہائے جسمانی (۳) علم دوا سازی (۴) علم تشریح الامراض (۵) علم طب (۶) علم امراض النسوان (۷) علم امراض الصبیان (۸) جنرل سرجری یعنی جراحی عامہ (۹) آئی سرجری یعنی جراحی چشم (۱۰) مائنر سرجری یعنی جراحی خفیفہ (۱۱) علم قابلہ (۱۲) علم تشریح (۱۳) علم اسرار الاعضاء (۱۴) علم حفظ صحت (۱۵) پریکٹیکل کیمسٹری (۱۶) طب متعلقہ عدالت (۱۷) علم سمیات پر کامل بحث ہے ۔ کل قیمت ؏ مجلد ؏ محصول ڈاک علاوہ (۱۰) میڈیکل سائیکلوپیڈیا انگریزی تیسرا طبع ہے قیمت ؏ مجلد ؏
(۱۱) مفید عالم ۔ علم طب اور ڈاکٹری کی کامل لغت ہے طبع ثانی مین مرض کیساتھ اس کی علامات تشخیص اسباب تشریح اور ہیئت کامل طور پر درج کر دیگئی ہے پہلی کی نسبت مضمون قریباً دو چند ہو گیا ہے قیمت ؏ (۱۲) تشخیص الامراض ۔ اس مین تمام امراض طبی و جراحی کی تشخیص و تشریح بہ ترتیب لغت مفصل درج ہے قیمت ؏ (۱۳) رسالہ اعضائے مخصوصہ ۔ اس مین اعضائے مخصوصہ کے متعلق تمام بیماریون اور کمزوریون کا علاج اور تمام ادویہ کا ذکر کامل طور پر درج ہے ۔ قیمت ۸ر (۱۴) مفید النساء والصبیان ۔ اسمین ان تمام دکھون کا علاج ہے جو زچہ اور بچہ کو پیش آجاتی یا نادان دائیون کے ہاتھ سے اٹھانے پڑتے ہین ۔ قیمت ۳ر (۱۵) الذکر الحکیم نمبر ۱ اس مین خوابون کی سچی فلاسفی اور امام الوقت کا ذکر ہے قیمت ۲ر (۱۶) الذکر الحکیم نمبر ۲ ۔ یہ سورۃ فاتحہ کی مبسوط تفسیر ہے ۔ قیمت ۲ر

یہ کتب پتہ ذیل پر مل سکتی ہین
فتح محمد خان مینیجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال

بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر پروپرائٹر کے لئے چھاپا گیا ۔